Name of the Scholar : Mohd. Arif

Supervisor : Dr. Ahmad Mahfooz

Department : Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi-110025

Topic : Prof. Abdul Mughni Ki Adabi Khidmat Ka Jaezah

ABSTRACT

عبدالمغنی نصف صدی تک اردو ادب میں اپنی گونا گوں خصوصیات کی وجہ سے مرکز توجہ رہے۔ان کی پیدائش ۴ جنوری ۱۹۳۶ کو اورنگ آباد (بہار) میں ہوئی۔ان کا پہلا مجموعۂ تنقید ”نقطۂ نظر“ ۱۹۶۵ میں منظر عام پر آیا جس میں انہوں نے اردو ادب میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی اور تا حیات اسی نظریے پر قائم رہے۔ان کا آخری مجموعۂ مضامین ”انداز تنقید“ ۲۰۰۷ میں ان کے انتقال کے ایک سال بعد منظر عام پر آیا۔واضح ہو کہ ان کا انتقال ۵ ستمبر ۲۰۰۶ کو پٹنہ (بہار) میں ہوا۔ان کی کل ۴۳ کتابیں شائع ہوئیں جو ادبی، سماجی، اصلاحی، اخلاقی، سوانحی، تعلیمی اور مذہبی موضوعات پر محیط ہیں۔ان کی تمام نگارشات میں ادبی خدمات کا حصہ کافی بڑا اور اہم ہے۔لہٰذا مجھے تحقیقی مقالے کے لیے ”پروفیسر عبدالمغنی کی ادبی خدمات کا جائزہ“ جیسا اہم موضوع دیا گیا۔ میں نے موضوع کی مناسبت سے اسے پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

مقالے کا پہلا باب ”عبدالمغنی کے سوانحی کوائف“ ہے جس میں عبدالمغنی کی تاریخ پیدائش اور خاندانی پس منظر کے علاوہ ابتدائی تعلیم، ملازمت، شخصیت اور ادبی زندگی کا آغاز، جیسے ذیلی عنوانات قائم کر کے ان کی پوری زندگی کو آئینہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالے کا دوسرا باب ”عبدالمغنی اور شاعری کی تنقید“ ہے۔اس باب میں ”تنقیدی خیالات“، ”مطالعۂ اقبال“، ”مطالعۂ غالب“، ”دیگر شعرا کا مطالعہ“ جیسے عنوانات قائم کر کے اردو شاعری کے حوالے سے عبدالمغنی کی تنقید کا جائزہ لیا گیا ہے۔اردو شاعری میں عبدالمغنی ہیئت میں کسی طرح کی تبدیلی اور تجربے کے خلاف تھے اور اسی وجہ سے انہوں نے آزاد نظم اور نثری نظم کو اردو شاعری کی اصناف ماننے سے ہی انکار کر دیا۔وہ پابند اور معریٰ نظم کے قائل تھے۔عبدالمغنی کے اس سخت موقف کا بھی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہیئت میں تبدیلی یا تجربے سے اردو شاعری میں کوئی نیا شعری جہان سامنے آتا ہے تو اسے قبول کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس طرح کے سخت موقف سے تو امکان کے راستے بند ہو جائیں گے۔

مقالے کا تیسرا باب ”عبدالمغنی اور فکشن کی تنقید“ ہے۔”فکشن کی تنقید“ میں عبدالمغنی کا خاص زور قصہ گوئی یا ماجرا نویسی پر ہے۔ان کے خیال میں ماجرا نویسی کے بغیر کوئی افسانہ یا ناول وجود میں آ ہی نہیں سکتا۔ماجرا نویسی کے بعد وہ فکشن میں پیغام کو اہمیت دیتے ہیں جسے

بار ہاانھوں نے اپنے مضامین میں تعمیری پہلو سے تعبیر کیا ہے۔کچھ ذیلی عنوانات 'اہم تنقیدی مباحث'، 'قرۃ العین حیدر کا مطالعہ'، 'فکشن پر دیگر تحریریں' کے ذریعہ فکشن پر عبدالمغنی کے خیالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مقالے کا چوتھا باب ''عبدالمغنی کی ادبی صحافت اور دیگر تحریریں'' ہے۔اس باب میں تین ذیلی عنوانات ''ادبی صحافتی خدمات''، ''خدمت زبانِ اردو'' اور ''دیگر تحریریں'' کے تحت عبدالمغنی کے کارناموں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ادبی صحافتی خدمات

ادبی صحافت کے تعلق سے عبدالمغنی نے ایک نئی روایت قائم کی ہے۔'مریخ' کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا جس میں بڑے سخت موقف کے ساتھ اپنے نظریۂ ادب کو پیش کیا اور اسی مناسبت سے شعری ونثری تخلیقات بھی شائع کرتے رہے۔

خدمت زبانِ اردو

عبدالمغنی کالج میں انگریزی کے استاد تھے اور ان کی پوری زندگی انگریزی ادب پڑھنے اور پڑھانے میں گزری لیکن اس کے باوجود اردو زبان سے ان کا جو تعلق رہا، وہ فخریہ انداز میں پیش کیے جانے کے لائق ہے۔عبدالمغنی انجمن اردو ترقی (ہند) کے بہار میں ۱۹۷۴ میں صدر بنائے گئے اور بلا مقابلہ پانچ بار صدر رہوئے۔انہوں نے بہار میں اردو کو دوسری سرکاری زبان بنانے کے لیے تحریک شروع کی اور بالآخر انہیں کامیابی ملی۔اس تحریک کو کامیاب بنانے والوں میں شاہ مشتاق، غلام سرور اور طیب صدیقی بھی شامل تھے لیکن عام طور پر اس کا سہرا عبدالمغنی کے سر ہی باندھا جاتا ہے۔

دیگر تحریریں

اس عنوان کے تحت اپنے عہد کے تین بڑے ناقدین ادب احتشام حسین، آل احمد سرور اور کلیم الدین احمد کی تنقید نگاری کے تعلق سے عبدالمغنی کے تفصیلی جائزے کا جائزہ لیا گیا ہے جس سے ان ناقدین ادب کے تنقیدی موقف کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور خود عبدالمغنی کا تنقیدی موقف بھی واضح ہوتا ہے۔

مقالے کا پانچواں باب ''عبدالمغنی کا اسلوب نگارش'' ہے جس میں ان کے اسلوب نگارش کے تعلق سے اظہار خیال کیا گیا ہے اور یہ وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کا اسلوب نگارش اپنے ہم عصروں سے کتنا مختلف اور متاثر کن ہے۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ پروفیسر عبدالمغنی نے اردو ادب میں تعمیری و اخلاقی پہلو کی شمولیت کی جو وکالت کی ہے اور انسان دوستی کو اچھے ونمائندہ ادب کے لیے ناگزیر بتایا ہے، وہ بالکل صحیح ہیں۔انسان ادب کے لیے نہیں، ادب انسان کے لیے ہے اور ان کا پورا زور اسی حقیقت پر ہے۔

❑ ❑ ❑